بیس ۲۰ رکعت تراویح
پر
بیس ۲۰ احادیث
اور
منکرین پر بیس ۲۰ اعتراضات
از تبرکات
فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو یوسف محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ
محدث اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ناشر تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان (کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم

نام کتاب: بیس رکعت تراویح پر بیس اعتراضات کے جوابات

سن اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ بمطابق جون 2015ء

تعداد: (12000۔اول)۔(2000۔دوم)۔(2000۔سوم)

سلسلہ مفت اشاعت نمبر: 25

ناشر: تحریک اتحاد اہلسنّت پاکستان (کراچی)

﴿عرض ناشر﴾

"بیس رکعت تراویح پر بیس اعتراضات کے جوابات" رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ رسالہ تحریک اتحاد اہلسنّت پاکستان کی جانب سے شائع کیا جارہا ہے۔ تحریک اتحاد اہلسنّت پاکستان کی جانب سے چار لاکھ سے زائد کتب اور رسالہ المصطفیٰ اور لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلہ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لئے آپ ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کرکے ہمیں بھیجئے تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کرسکیں۔

بیس تراویح پر بیس احادیث

از تبرکات

فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تراویح کا ثواب ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (متفق علیہ)

جو شخص ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری میں بحوالہ نسائی واحمد وغیرہما اس حدیث میں "وما تاخر" بھی نقل کیا ہے۔

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اسے فضیلت دی فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلب ثواب کے لیے وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے یعنی پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس دن کہ اس کی والدہ نے اس کو جنا یعنی جس طرح اپنی ولادت کے دن گناہوں سے پاک ہوتا ہے اسی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

تراویح اور تہجد ﴿ جاننا چاہیے کہ نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف

میں جو نماز پڑھی جائے اسے تراویح کہتے ہیں اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائیں اسے تہجد کہتے ہیں رمضان ہو یا غیر رمضان۔

پہلی حدیث ﴿ وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو عبد ابن حمید نے اپنے مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس رکعات تراویح کے مسنون ہونے پر بین ثبوت ہے۔

دوسری حدیث ﴿ بیہقی نے معرفۃ السنن میں روایت کیا کہ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھتے تھے اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید اپنا عمل بیس رکعات بیان فرماتے ہیں۔ اس کی سند کو علامہ سبکی نے شرح منہاج میں اور ملا علی قاری نے شرح مؤطا میں صحیح فرمایا ہے۔ (آثار سنن، صفحہ ۵۵)

اس حدیث کو مالک نے بھی یزید ابن خصیفۃ کی طریق سے روایت کیا ہے دیکھو فتح الباری (جز ۸، صفحہ ۳۱۶) اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے " کما صرح فی مقدمۃ"

تیسری حدیث ﴿ یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں تیئیس رکعات تراویح مع وتر پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک نے مؤطا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا۔ اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث: قیام رمضان "محمد بن نصر المروزی" میں محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ "لوگ (صحابہ وتابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اس میں قرأت لمبی کرتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے" یہ حدیث کہتے ہیں کہ منقطع ہے لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک حجت ہے خصوصاً جب دوسری حدیثوں سے مؤید ہو۔

چھٹی حدیث: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تلخیص میں بروایت ابن ابی شیبہ وثیق لکھا ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے بھی مشکوٰۃ المصابیح میں نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ابی بن کعب سے بیس رکعت ہی صحیح ہیں۔

ابن تیمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب کا بیس رکعات پڑھنا لکھا ہے۔ (دیکھو مرقاۃ)

ساتویں حدیث: ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو

بیس رکعات تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔
(آثار السنن، صفحہ ۵۵)

کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے میں کہتا ہوں منقطع حجت ہے۔

آٹھویں حدیث﴿ شیخ الاسلام امام بدرالدین عینی شرح صحیح بخاری، جلد ۵، صفحہ ۳۵ میں ابن عبدالبر سے نقل کرتے ہیں کہ سائب ابن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قیام (تراویح) بیس رکعات تھا۔

نویں حدیث﴿ شیخ الاسلام امام بدرالدین عینی شرح صحیح بخاری، جلد ۵، صفحہ ۳۵۷ میں فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کیا کہ سائب ابن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تمیم داری پر اکیس رکعات تراویح جمع کیا۔"

ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر محمول ہے (تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ "کتاب الوتر" دیکھو) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبدالبر نے اس روایت کو صحیح اور اس کے خلاف گیارہ والی کو امام مالک کا وہم قرار دیا۔

دسویں حدیث﴿ آثار السنن، جلد ۲ صفحہ ۵۷ میں کنز العمال کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی بن کعب کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھائے اور فرمایا لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو اچھی طرح سے قرأت نہیں کر سکتے لہٰذا تم انہیں نماز پڑھاؤ۔ حضرت ابی بن کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے امیر المومنین اس چیز کا تو پہلے وجود نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا ہاں میں جانتا ہوں، لیکن یہ بہت اچھا طریقہ ہے چنانچہ حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعت پڑھائیں"

صاحب کنز العمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام و تابعین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے بلکہ چوتھی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا۔ عقل سلیم کبھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جو صحابی و تابعی تھے وہ حضرت عمر کے حکم کے بغیر ہی بیس رکعات پڑھتے ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم نہ ہو کہتے ہیں کہ بیشک علم تھا مگر چونکہ بطور نفل بیس رکعات پڑھتے تھے اس لئے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر بیس رکعات بطور نفل پڑھتے تو کبھی کم بھی پڑھتے بیس رکعات معین کیوں کرتے۔ بیس رکعات کا معین کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیس رکعات کا ثبوت حاصل تھا۔

گیارہویں حدیث ابن تیمیہ منہاج السنۃ جلد ۲، صفحہ ۲۲۴ میں لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے اور خود حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی لوگ حضرت علی کے حکم سے بیس رکعات پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حماد بن شعیب بھی ہے جو ضعیف ہے، میں کہتا ہوں اس حدیث کی دوسری سند بھی ہے وہ یہ ہے۔

بارہویں حدیث ﴾ ابی الحسناء کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے بیس رکعات پڑھائے۔ (تنقیق) اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے

تیرہویں حدیث ﴾ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے (الجوهر النقی)

یہ تینوں روایتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں۔ علامہ عینی نے بھی شرح صحیح بخاری جلد ۳ کے صفحہ ۵۹۸ میں بحوالہ مغنی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری ۳۸۸ شرح منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودہویں حدیث ﴾ علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں محمد بن نصر مروزی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود ماہِ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو ابھی رات باقی ہوتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ وہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس حدیث سے عبداللہ بن مسعود کا بیس رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرہویں حدیث ﴾ عطاء تابعی لکھتے ہیں کہ میں نے صحابہ کو تیئیس رکعات مع وتر

پڑھتے پایا اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ علامہ نووی نے اس کی سند کو حسن فرمایا
"حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ الخ" اس حدیث کو
مروزی نے بھی قیام رمضان، صفحہ ۹۱ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا بیس
رکعات پر عمل تھا۔

سولہویں حدیث ﴿ امام بیہقی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ "ابو الخصیب کہتے
ہیں کہ سوید بن غفلہ تابعی رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے ہمیں بیس
رکعات تراویح پڑھاتے تھے"

سوید بن غفلہ جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔
(تہذیب) مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا
گیا تھا۔ (تقریب) یا ۸۱ ہجری میں آپ فوت ہوئے ایک سو تیس سال کی عمر پائی
۔ خلفاء اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی (تہذیب) ایسے جلیل القدر تابعی
بیس رکعات پڑھاتے ہیں۔ کیا عقل سلیم باور کر سکتی ہے کہ ان کے پاس بیس
رکعات کا کوئی ثبوت نہ تھا ہرگز نہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ آثار السنن
تہذیب التہذیب، جلد ۴، صفحہ ۲۷۸ اور تذکرۃ الحفاظ، جلد اول، صفحہ ۱۶ میں سوید کو
ابی ابن کعب کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم کہ ان کا بیس رکعات پڑھنا
ابی بن کعب سے ماخوذ ہے۔

سترہویں حدیث ﴿ ابن شیبہ اپنے مصنف میں فرماتے ہیں نافع بن عمر کہتے ہیں کہ
ابن ابی ملیکہ تابعی ہمیں رمضان شریف میں بیس رکعات پڑھاتے تھے۔ اس کی سند

صحیح ہے۔ ابن ابی ملیکہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے تیس صحابہ کو بلکہ تہذیب التہذیب میں ۸۰ صحابہ کو دیکھنا لکھا ہے۔ اگر صحابہ میں بیس رکعات کا عام رواج نہ ہوتا تو بیس رکعات کیوں پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کے زمانے میں عموماً بیس رکعات پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعین کے زمانے میں بھی بیس رکعات پڑھی گئیں اور یہ بات مسلم ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ متبع سنت تھے۔ اگر سنت سے بیس رکعات کا ثبوت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیس رکعات نہ پڑھتے۔

اٹھارویں حدیث ﴿ سعید بن عبید لکھتے ہیں کہ علی بن ربیعہ تابعی رمضان شریف میں ہمیں پانچ ترویحے بیس رکعات سے اور وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے فضل بن دکین سے اس نے سعید بن عبید سے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث ﴿ عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ شتیر بن شکل تابعی رمضان شریف میں بیس رکعات ترویحے اور وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا۔

بیسویں حدیث ﴿ ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ ترویحے (بیس رکعات) پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اس کی سند میں کوئی تردد نہیں۔ علامہ نیموی کو ایک راوی خلف میں تردد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوفی ہیں جو ثقہ ہیں۔ خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵، صفحہ ۳۰ میں فرماتے ہیں کہ تابعین میں سے شتیر بن شکل وابن ابی ملیکہ وحارث ہمدانی وعطا بن ابی رباح وابو البختری وسعید ابن

ابی الحسن بصری وعبدالرحمن بن ابی بکر وعمران عبدی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے معمولات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام وتابعین عظام میں بیس رکعات تراویح کا عرف وتعامل ہے۔ عام طور پر سب لوگ بیس رکعات پڑھتے تھے، آٹھ رکعات کا کوئی تعامل نہ تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بیان مذاہب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں انہوں نے بھی آٹھ تراویح کسی کا مذہب نقل نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ محدثین کے زمانے میں بھی آٹھ رکعات تراویح کسی کا مذہب نہ تھا ورنہ امام ترمذی اسے ضرور نقل فرماتے۔

نوٹ: مزید دلائل اور اعتراضات کے جوابات کیلئے ''کتاب التراویح'' کا مطالعہ فرمائیں۔

تمام غیر مقلدین سے بالعموم اور مولوی ثناء اللہ امرتسری سے بالخصوص

آٹھ ”رکعات“ پر بیس سوالات

از قلم

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

درج ذیل مضمون پندرہ روزہ رضائے مصطفیٰ جلد نمبر ۹ شمارہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۷ء بمطابق ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ میں شائع ہوا تھا جو علمی وفنی لحاظ سے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اگرچہ یہ مضمون قیام پاکستان سے بہت پہلے کا ہے لیکن آج بھی اس کی افادیت اپنی جگہ برقرار ہے کیونکہ ان دنوں غیر مقلدین بیس رکعات تراویح کے خلاف ہر جگہ غوغا آرائی کرتے ہیں اس لئے اس کی اشاعت بہت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق حضرات اس سے بہت محظوظ ہوں گے۔ ان سوالات کے اصل مخاطب مولوی ثناء اللہ امرتسری تو جواب دیئے بغیر ہی دنیا سے چل بسے کیا اب کوئی اور غیر مقلدان کے جوابات کی طرف توجہ فرمائے گا؟

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری!!!

السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ آپ کے بعض ”مقلدین“ ”اہلحدیث“ کہلانے والے آٹھ تراویح پر بہت زور دیتے ہیں اور بیس تراویح کو بدعت وناجائز بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو عبادت خدا سے روکنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فتنہ اور شورش برپا کرتے رہتے ہیں اور ہیں بالکل جاہل۔ آپ سے یہ چند سوالات کرتا ہوں ان کا جواب تعصب سے الگ ہو کر نہایت انصاف سے دیجئے۔ چار برس

ہوئے بریلی شریف میں آپ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلدین کے جلسہ میں گئے تھے اور میں نے وہاں چند سوالات آپ کے مذہب کے متعلق آپ سے بذریعہ تحریر دریافت کیے مگر آپ جواب نہ دے سکے اور اب تک خاموش ہیں۔ ان سوالات کے جوابات میں ایسی خاموشی اختیار نہ کیجئے گا قرآن پاک یا حدیث شریف سے جواب ہو اپنی رائے کو دخل نہ ہو۔

سوالات:

ا۔ بیس رکعت تراویح پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

۲۔ اگر کوئی اہلحدیث بیس تراویح پڑھے یہ جان کر کہ آئمہ وصحابہ کرام کا اس پر عمل تھا تو وہ اہلحدیث غیر مقلد گنہگار ہوگا یا نہیں اور وہ اہلحدیث بیس تراویح پڑھنے سے اہلحدیث رہے گا یا نہیں؟

۳۔ ایک اہلحدیث (غیر مقلد) آٹھ تراویح پڑھے اور دوسرا اہلحدیث غیر مقلد بیس تراویح پڑھے تو زیادہ ثواب کس کو ہوگا؟

۴۔ تراویح کے کیا معنی ہیں، شرعاً اس کا اطلاق کم از کم کتنی رکعت پر حقیقتاً ہو سکتا ہے؟

۵۔ نماز تہجد کا وقت کیا ہے اور نماز تراویح کا کیا وقت ہے؟

۶۔ نماز تہجد کب شروع ہوئی اور نماز تراویح کب مسنون ہوئی؟

۷۔ نماز تہجد رمضان وغیر رمضان میں ہے یا نہیں؟

۸۔ نماز تراویح صرف رمضان میں ہے یا نہیں؟

۹۔ ہند کے اہل حدیث کہلانے والوں کے پیشوا مولوی نذیر حسین دہلوی ایک ختم قرآن مجید تراویح میں ایک ختم نماز تہجد میں سنتے تھے جیسا کہ غیر مقلدین میں مشہور ہے۔ الہٰذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولوی نذیر حسین دہلوی دونوں کو الگ الگ پڑھ کر "بدعت فی الدین" کے مرتکب ہوئے یا نہیں اور رمضان میں تہجد جماعت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں ختم قرآن مجید سننا اہلحدیث کے نزدیک بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے؟

۱۰۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد یا لاتفاق صریح الدلالت مرفوع متصل ہے، جس کا یہ مضمون ہو کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ رکعات "تراویح" پڑھی ہیں؟

۱۱۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہِ رمضان مبارک میں کتنی شب "تراویح پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے کہ اس میں تعداد رکعات بیان کی ہیں یا نہیں؟

۱۲۔ پورے رمضان میں تراویح پڑھنا یہ کس کی سنتِ فعلی رہے۔ صحابہ کی سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں؟

۱۳۔ بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ میں تہجد کی نماز کی کتنی رکعات مذکور ہیں۔ ہمیشہ آٹھ رکعات یا کم یا زیادہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں کتنی رکعات کا بیان ہے؟

۱۴۔ صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں اکثر اہل علم جمہور صحابہ تابعین کا تراویح

کے متعلق کیا عمل بتایا ہے۔ بیس رکعات یا کم یا زیادہ حضرت شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلی قدس سرہٗ نے صحابہ کرام سے لے کر جمہور امت کا کیا عمل بتایا ہے؟

۱۵۔ کتب حدیث میں بیس تراویح متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں؟

۱۶۔ کسی حدیث کے اسناد میں اگر بعض ضعف ہو تو جمہور امت کے تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث حجت قابل عمل رہتی ہے یا نہیں؟

۱۷۔ صحابہ کرام کے جس قول وفعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ وہ حکم میں حدیث مرفوع کے ہے یا نہیں؟ اصول حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے؟

۱۸۔ اگر کسی حدیث کی ایسی اسناد ہوں کہ بعد کے طبقہ کا ایک راوی ضعیف ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی وہ حدیث ضعیف ہے؟

۱۹۔ کیا کسی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متن حدیث پر عمل کیا جائے یا کسی حدیث کے محض اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ متن حدیث قابل عمل نہ ہو۔

۲۰۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں۔ ابن تیمیہ نے تراویح کے عدد رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ حضور سیدنا قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محدث نووی شارح مسلم شریف کتنی تراویح کو مسنون فرماتے ہیں۔

نوٹ: ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کو اختیار

ہے خواہ آپ تنہا لکھیں یا دوسرے غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں۔

﴿جو آپ کے نزدیک شرک ہے﴾

مگر جواب پر آپ کے دستخط ہونا ضروری ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کرانے نہ کرانے کا آپ کو اختیار ہے اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورش کی قلعی کھل جائے گی۔

اپنے جوابات اس پتہ پر دیں

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان

GK-5/2، داتا اپارٹمنٹ، میزنائن فلور، پولیس چوکی کھارادر۔ کراچی

اعلان

جو غیر مقلد وہابی ان سوالات کو دیکھے وہ اپنے ذمہ دار مولویوں سے جوابات لکھوا کر اس پتہ پر بھی روانہ کر سکتے ہیں

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

جن حنفیوں کو غیر مقلدین ہمیں رکعات تراویح کے مسئلہ میں تنگ کرتے ہیں وہ غیر مقلدین سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں۔

وہ رضاؔ کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

﴿بیس رکعات تراویح سنت ہے﴾

برصغیر پاک وہند میں انگریزوں کے آنے سے پہلے دنیا میں کہیں بھی آٹھ رکعات تراویح نہیں پڑھی جاتی تھی بلکہ بیس تراویح ہی پڑھی جاتی تھی لیکن انگریزوں کا غلام اور ایجنٹ فرقہ نام نہاد اہلحدیث کا بانی غیر مقلدین مولوی اسمعیل قتیل وہابی نے لوگوں کو نماز سے دور کرنے کے لئے اس فتنہ کی بنیاد رکھی۔

﴿تراویح کی فضیلت﴾

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ ماہ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرمان میں اس بات کی قید فرمائی ہے کہ تراویح پڑھنا عقائد کی درستگی کے ساتھ ہو تب ہی مغفرت کا مستحق ہوگا ۔آج لوگ آٹھ رکعات تراویح کی رٹ لگائے ہوئے ہیں ان آٹھ رکعات تراویح کی رٹ لگانے والوں کو چاہیے کہ پہلے اپنے عقائد اور ایمان کو درست کرنے کی فکر کریں پھر تراویح پر بحث کریں۔

﴿بیس رکعات تراویح﴾

محدث ابن جوزی (جن کو غیر مقلد اہلحدیث حضرات کے معتقد عالم مولوی وحید الزمان نے اپنی کتاب "ہدیۃ المہدی" کے صفحہ نمبرے پر اپنا امام اور رہنما تسلیم کیا ہے) کا اپنی کتاب الوفا میں (جلد ۲ صفحہ ۵۰۸) میں صلوٰۃ التراویح کا باب باندھ کر صرف ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے اور یہی حدیث پاک محدث بیہقی علیہ الرحمہ نے سنن کبریٰ (جلد ۲، صفحہ ۴۹۶) شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ماثبت بالسنۃ اور شاہ

عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتاویٰ عزیزی (جلد ا صفحہ ۱۱۹) میں بیان فرمائی ہے۔ سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعات (تراویح) پڑھا کرتے تھے۔

﴿سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیس رکعات تراویح پڑھنا﴾

محدث بیہقی نے سنن کے (جلد ۲ صفحہ ۴۹۶) اور امام جلال الدین سیوطی نے مصابیح میں اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتاویٰ عزیزی (جلد ا صفحہ ۱۲۰) میں روایت درج فرمائی۔ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول نے فرمایا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ماہ رمضان میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

﴿وہابیوں کے مجدد اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بیان﴾

غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے دوسرے مجدد اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنۃ (جلد ۴، صفحہ ۲۲۰) میں بھی درج کیا ہے کہ بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے، اسی طرح حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں پڑھا کرتے تھے۔

﴿سردار نام نہاد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بیان﴾

دنیائے غیر مقلدین کی مشہور شخصیت مولوی ثناء اللہ امرتسری جن کو وہابی سردار اہلحدیث کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں انہوں نے بھی اپنے اہلحدیث فتاویٰ امرتسر کے صفحہ ۱۳ پر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو فتویٰ درج کرتے ہوئے تحریر کیا "بیس رکعات تراویح پڑھنے والوں کو خلاف سنت کہنا اچھا نہیں ایسے امور میں اختلاف خواص ہے۔

قرآن شریف سیکھنے والے خواہش مند خواتین وحضرات رابطہ فرمائیں

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان

داتا اپارٹمنٹ	میزنائن فلور، داتا اپارٹمنٹ نزد گرلس بیکری، پولیس چوکی کھارادر کراچی۔ صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
محمدی مسجد	کاغذی بازار کھارادر کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد کھتری مسجد	کھارادر [illegible] کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد قاضی مسجد	کاغذی بازار کھارادر کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد قاضی مسجد	(برائے خواتین) O.T 9/105 کاغذی بازار کھارادر کراچی صبح 8:00 بجے سے 11:00 دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک
نزد داتا اپارٹمنٹ	(برائے خواتین) گرلس بیکری کے قریب، پولیس چوکی کھارادر کراچی دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک
لی مارکیٹ	[illegible] صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد بادامی مسجد	کوکن گلی کھارادر کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

منجانب: مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان

زیرِ انتظام: تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان

پتہ: میزنائن فلور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی کھارادر، کراچی

موبائل نمبرز: 0333-2316556,0333-3522403,03132162433